© rasailojaraid.com

قرآنی آیات اور دینی اوراق اصول وضوابط

از متخصصین فی الفقہ والافتاء

جامعہ انجمن تعلیم القرآن پراچہ ٹاؤن روڈ کوہاٹ

موجودہ معاشرتی صحافت وادب کے لئے لحہ فکریہ مختلف اخبارات، رسائل وجرائد، میگزین، پمفلٹ وغیرہ میں قرآنی آیات، اسماء الٰہیہ، تسمیہ، تعوذ ودیگر دینی اوراق لکھے جانے کے بعد ان کے شایانِ شان ادب واحترام سے غفلت ولاپرواہی برتی جارہی ہے۔ بلکہ بعض اوقات ان اوراق دینیہ کی توہین کی جاتی ہے۔ کبھی یہ اوراق دینیہ پکوڑے، پاپڑ لپیٹنے کی نذر ہو جاتے ہیں۔ کبھی جلا کر خاکستر کئے جاتے ہیں۔ کبھی کوڑا کرکٹ کے ڈھیر میں ڈال کر گندگی کے ڈھیر میں پرندوں اور درندوں کے لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی محسوس کی جارہی تھی کہ ان اوراق دینیہ کی قدر واحترام سے عوام الناس خصوصاً ارباب صحافت وادب حضرات کو روشناس کر کے اس گناہ عظیم سے بچایا جاسکے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دارالافتاء جامعہ انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کے رفقاء کار نے اس موضوع پر قلم اٹھا کر ایک مختصر مگر جامع رسالہ مرتب کر کے پیش نظر مسودہ کی تکمیل کردی۔ امید ہے کہ قارئین حظ وافر حاصل کریں گے اور پسند بھی فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی اقدار وروایات کی قدر واحترام نصیب فرمائے۔

ذیلی عنوانات:

(۱) اخبارات ورسالوں کو دکانداروں اور کباڑیوں پر فروخت کرنے کا حکم۔

(۲) اخبار ورسالوں کو سڑکوں، گلی کوچوں اور کوڑے وغیرہ میں پھینکنے کا حکم۔

(۳) اخبار ورسالوں میں دکاندار کا سامان واشیاء فروخت کرنے کا حکم۔

(۴) اخبار ورسالوں کو ردی میں پھینکنے کا حکم۔

(۵) درزی کا لیبل پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھنے کا حکم۔

(۶) انتخابات میں پوسٹر دیواروں پر لگانے اور جہازوں سے پھینکنے کا حکم۔

(۷) اخبار، رسالے اور پوسٹروں کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے جلانے کا حکم۔

(۸) جس کمرے میں قرآن مجید ہو وہاں بیوی سے صحبت کرنے کا حکم۔

(۹) کسی دینی کتاب کی موجودگی میں بیوی سے صحبت کرنے کا حکم۔

(۱۰) مساجد کی دیواروں پر قرآنی آیات لکھنے کا حکم۔

(۱۱) تلاوت والی کیسٹ وٹیپ ریکارڈ کو بے وضو چھونے کا حکم۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۲) تفسیر و ترجمہ کو بے وضو چھونے کا حکم۔

(۱۳) اخبار میں لکھی ہوئی آیات کو بلا وضو چھونے کا حکم۔

(۱۴) قرآنی آیات بلا وضو لکھنے کا حکم۔

(۱۵) قرآن مجید کے صفحوں میں خالی جگہوں کو بلا وضو چھونے کا حکم۔

(۱۶) جانوروں کی گردن میں قرآنی آیات و تعویز لٹکانے کا حکم۔

(۱۷) قرآن شریف کی طرف پشت کرنے کا حکم۔

(۱۸) غلطی سے قرآن کریم گر جانے کا حکم۔

(۱۹) بے وضو بچوں کو قرآن دینے کا حکم۔

(۲۰) قرآن شریف کی طرف پیر پھیلانے کا حکم۔

(۲۱) قرآن کریم کو چومنے کا حکم۔

(۲۲) بوسیدہ قرآن مجید کو جلانے کا حکم۔

(۲۳) ویڈیو گیمز کے دکان میں قرآن کریم کا فریم لگانا۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۳۰۷، ۳۰۸)

(۱) اخبارات و رسالوں کو دکانداروں اور کباڑیوں پر فروخت کرنے کا حکم:

ایسے اخبار و رسالے جن میں اللہ تعالیٰ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک ہو۔ یا قرآنی آیات و احادیث مبارکہ ہوں ان کو بیچنا مناسب نہیں ہے۔ نام وغیرہ مٹا کر جلا دینا چاہیے۔ کذا فی کفایت المفتی ج ۱ ص ۱۲۴ مکتبہ امدادیہ ملتان

(۲) جن اخبار و رسالوں میں اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کے نام مبارک ان کو لاپرواہی اور غفلت سے سڑکوں، گلی کوچوں اور کوڑے میں پھینکنے کا حکم:

سڑکوں، گلی کوچوں اور کوڑے میں پھینکنا انتہائی بے ادبی ہے اس سے بچنا ضروری ہے (کذا فی خیر الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۴۵۔ ۲۴۶ مکتبہ امدادیہ ملتان)۔

(۳) جن اخبار و رسالوں میں اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کے نام مبارک یا قرآنی آیات و احادیث مبارکہ ہوں ان میں دکانداروں کا سامان فروخت کرنے کا حکم:

جن اخبار و رسالوں میں شرعی احکام لکھے ہوں ان میں سامان و اشیاء ہاں اگر ان مضامین میں اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کے نام مبارک ہوں تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کو سیاہی کے ذریعے مٹانا یا ان حصوں کو کاٹ کر علیحدہ کر لینا بھی ضروری ہے۔

ولا يجوز لف شيء في كاغذ فيه فقه وفي كتب
الطب يجوز ولو فيه اسم الله أو الرسول
فيجرئ محوه فيه شي ء . الدرالمختار ج ۱ ص ۳۵۵ مكتبه غفاريه كوئٹه .

(۴) جن اخبار ورسالوں میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے نام نہ ہوں ان کو ردی میں استعمال کرنے کا حکم:

ان کو ردی میں استعمال کرنا جائز ہے۔ تاہم ان کی اصل میں حروفِ تہجی ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

وينبغي أن لايكره كلام الناس مطلقا وقيل يكره مجر دالحروف والأول أوسع. الدرالمختار وقال في ردالمحتار لكن الأول أحسن وأوسع . شامي ج ۱ ص ۳۵۶ مكتبه غفار يه كوئٹه

(۵) درزی کا لیبل پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھنے کا حکم:

جس درزی کا نام عبدالرحمٰن ہو یا اس کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی اور نام ہو تو اس کو لیبل پر نہیں لگانا چاہیئے۔ اپنا کوئی لقب وغیرہ لگائے۔ اور کپڑا سلوانے والا خود درزی کو ایسا نام لگانے سے منع کر دے ایسے ناموں کے ساتھ بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ اگر ایسا نام کپڑوں کے ساتھ لگا ہو تو کاٹ کر علیحدہ کر لیا جائے۔

وعلى هذا اذا كان في جيبه دراهم مكتوب فيها اسم الله تعالىٰ اوشي ء من القرآن فادخلها مع نفسه المخرج يكره. (فتاویٰ عالمگیری بیروت ج ۵ ص ۳۲۳)

(۶) انتخابات میں پوسٹر دیواروں پر لگانے اور جہازوں سے پوسٹر پھینکنے کا حکم:

ایسے پوسٹر جن میں اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کے نام مبارک ہوں یا قرآنی آیات واحادیث مبارکہ لکھی ہوں ان کو جہازوں سے پھینکنا اور دیواروں پر لگانا انتہائی بے ادبی ہے۔ اور اخبار و پوسٹر وغیرہ میں بسم اللہ اور قرآنی آیات لکھنا ناجائز ہے۔ اور بچنا ضروری ہے۔
(خیر الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۴۵ مکتبہ امدادیہ ملتان . ومثله في احسن الفتاویٰ ج ۸ ص ۱۲۴ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

(۷) اخبار، رسالے اور پوسٹروں کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے جلانے کا حکم:

اللہ تعالیٰ اور نبی ﷺ کے نام مبارک اور آیاتِ قرآنیہ سیاہی سے مٹا دی جائیں۔ تو پھر جلانا درست ہے۔ اور پاک جاری پانی میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بغیر مٹائے بھی ڈال سکتے ہیں۔ اگر کسی محفوظ جگہ میں دفن کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے لیکن دفن کرنا لحد کھود کر ہونا چاہیئے۔ اگر شق قبر کی طرح گڑھا کھودا جائے تو پھر اس پر چھت بنائی جائے تا کہ مٹی اوراق پر نہ گرے۔

الکتب التی لا ینتفع بھا یمحی عنھا اسم اللہ
وملائکتہ ورسلہ ویحرق الباقی ولا بأس
بأن تلقی فی ماء جار کما ھی او تدفن وھو أحسن
کما فی الانبیاء . الدر المختار
ولا یکرہ دفنہ وینبغی أن یلف بخروقۃ طاھرۃ ویلحدلہ لانہ لوشق ودفن یحتاج الی اھالۃ
التراب علیہ وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل
فوقہ سقف . ردالمحتار بیروت ج ۵ ص ۲۷۱)

(۸) جس کمرے میں قرآن مجید ہو وہاں بیوی سے صحبت کرنے کا حکم:

صحبت کرنا جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ قرآن مجید کو کسی کپڑے میں چھپا کر رکھا جائے۔

(یجوز قربان الرأۃ فی بیت فیہ مصحف مستور) الدر المختار
وقال ابن عابد ین رحمہ اللہ ظاھر ہ عدم الجواز
اذا لم یستر ط اقول وعبادۃ الخا نیۃ ولا بأس بالخلوۃ والمجامعۃ فی بیت فیہ مصحف لا ن بیوت
المسلمین لا تخلو من ذلک.(ردالمحتار بیروت ج ۱ ص ۱۲۰)
وقال ایضا فی مقام اخر (قولہ لا بأس بالجماع فی بیت فیہ مصحف للبلوی) قید فی القنیۃ بکونہ مستورا وان
حمل مافیھا علی الا ولویۃ زال التنا فی . ردالمحتاربیروت ج ۵ ص ۲۷۱)

(۹) قرب میں کوئی اور دینی کتاب ہو وہاں بیوی سے صحبت کرنے کا حکم:

جہاں قرآن موجود ہو وہاں صحبت کرنا جائز ہے تو دوسری کتابوں کی موجودگی میں تو بدرجہ اولی جائز ہے۔ تاہم احتیاط اسی میں ہے کہ ان کو کسی مستور جگہ میں رکھا جائے۔

(۱۰) مساجد کی دیواروں پر قرآنی آیات لکھنے کا حکم:

مساجد کی دیواروں پر قرآنی آیات لکھنا مکروہ ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقول فی فتح القدیر وتکرہ کتابه القرآن آسماء الله تعالیٰ علی الدراهم والمحاریب والجدران وما یفرش (ردالمحتار بیروت ج ۱ ص ۱۲۰)

(۱۱) کیسٹ وٹیپ ریکارڈ وغیرہ میں قرآن کی تلاوت بھری ہوان کو بے وضو چھونے کا حکم:

یہ قرآن مجید کے حکم میں نہیں۔لہٰذا ان کو بے وضو چھونا جائز ہے۔

احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۹ ایچ . ایم سعید کمپنی کراچی ومثله فی امدادالفتاویٰ ج ۱ ص ۹۲ مکتبه دارالعلوم کراچی .

(۱۲) تفسیر وترجمہ کو بے وضو چھونے کا حکم:

تفسیر وترجمہ کو بے وضو چھونا مکروہ ہے۔

(قوله والتفسیر کمصحف) قال ابن عابدین رحمه الله فی شرح هذا القول بعد اسطر فتلخص فی المسئلة ثلاثة اقوال قال وما فی السراج او فق بالقواعد اه اقول الا ظهر والا حوط القول الثالث ای اکرهته فی التفسیر دون غیره لظهور الفرق فان القرآن فی التفسیر اکثر منه فی غیره وذکره فیه مقصود استقلالا لا تبعا فشبه بالمصحف اقرب من شبهه ببقیة الکتب . ردالمحتار علی الدرالمختار بیروت ج ۱ ص ۱۱۸ . ۱۱۹ وکذا فی امدادالفتاویٰ ج ۱ ص ۹۲ مکتبه دارالعلوم کراچی .

(۱۳) اخبار میں لکھی ہوئی آیات کو بلاوضو چھونے کا حکم:

جن جگہوں میں آیات لکھی صرف ان جگہوں کو بلاوضو چھونا منع ہے۔باقی جگہوں کو ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ہاں اگر سب سے چھوٹی آیت کے حروف سے بھی کم حروف ہوں تو پھر چھونے کا جواز ایک قول سے ثابت ہے۔

(و) یحرم (به) أی بالا کبر (وبالا صغر مس مصحف) ای مافیه آیة کدرهم وجدار الدرالمختار مع التنویر .

وقال ابن عابدین رحمه الله فی الدرالمختار : لکن لا یحرم فی غیر المصحف الا المکتوب ای موضع الکتابة کذا فی باب الحیض فن البحر وقید بالآ یة لا نه لو کتب مادونها لا یکره مسه کما فی حیض القهستا فی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وینبغی أن یجری ھنا ما جری فی قراء ۃ مادون آیۃ من الخلاف والتفصیل المارین ھناک بالا ولی لان المس یحرم بالحدث ولو اصغر بخلاف القراء ۃ فکانت دونہ تأمل . شامی بیروت ج ۱ ص ۱۱٦ کذافی احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۸ ایچ .ایم سعید کمپنی کراچی .

(۱۴) قرآنی آیات بلاوضو لکھنے کا حکم:

اس میں اختلاف ہے جس کاغذ پر لکھ کر رہا ہو اس کو ہاتھ لگائے بغیر لکھنے کی گنجائش ہے۔ اور کمپیوٹر رائٹر قرآن کے اوراق کو ہاتھ لگائے بغیر قرآنی آیات کی ٹائپنگ کرسکتا ہے۔ ہاں جنبی، حائضہ اور نفاس والی عورت کے لئے لکھنا اور ٹائپنگ کرنا ناجائز و مکروہ ہے۔

ولا تکرہ کتا بۃ القرآن والصحیفۃ أو اللوح علی الارض

عند الثانی خلافا لمحمد وینبغی ان یقال ان وضع علی

الصحیفۃ مایحول بینھا وبین یدہ یؤخذ بقول الثانی

والا فبقول الثالث قالہ الحلبی).وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (تحت قولہ خلافا لمحمد) حیث قال احب الی أن لا یکتب لا نہ فی حکم الماس للقرآن حلیۃ عن المحیط قال فی الفتح والا ول اقیس

لانہ فی ھذہ الحالۃ ما س بالقلم وھو واسطۃ منفصلۃ

الا أن یمسہ بیدہ . شامی بیروت ج ۱ ص ۱۱۷ . ۱۱۸)

کذافی امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۹۴ مکتبہ دارالعلوم کراچی

ومثلہ فی احسن الفتاویٰ ج ۸ ص ۲۵ ایچ .ایم سعید کمپنی کراچی.

(۱۵) قرآن مجید کے صفحوں میں خالی جگہوں کو بلاوضو چھونے کا حکم:

قرآن مجید کے صفحوں میں خالی جگہوں کو بلکہ قرآن کی جلد کو بھی بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہے۔

(قولہ ومسہ) أی القرآن ولو فی لوح اودرھم أو حائط

لکن لا یمنع الا من مس المکتوب بخلاف المصحف فلا یجوز مس الجلد وموضع البیاض منہ وقال بعضھم یجوز وھذا اقرب الی القیاس والمنع اقرب الی التعظیم کما فی البحر أی والصحیح المنع کما نذکرہ اہ .

شامی بیروت ج ۱ ص ۱۹۵ کذافی احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۹ ایچ .ایم سعید کمپنی کراچی وخیر الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۷ مکتبہ امدادیہ ملتان .

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۶) جانوروں کی گردن میں قرآنی آیات وغیرہ کا تعویذ لٹکانا:

قرآنی آیات کی توہین اور بےادبی کرنا ممنوع ہے۔ حفاظت کے لئے انسانوں اور جانوروں کے گلے میں تعویذ لکھ کر لٹکانا جائز ہے۔

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله ﷺ كان يعلمهم من الفزع كلمات اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون وكان عبدالله بن عمرو يعلمهن من عقل من نبيه ومن لم يعقل كتبه فعلقه عليه . رواه ابو داؤد فی کتاب الطب باب كيف الرقى وقال صاحب بذل المجهود فی شرح هذا الحديث فيه دليل على جواز كتابة التعاويذ والرقى وتعاليقها.

بذل المجهود ج ٦ ص ١٠ مكتبه قاسميه ملتان. كذافي فتاویٰ فريدية ج ١ ص ٤٠٨ مكتبه دارالعلوم صديقيه زوربی ضلع صوابی .

(۱۷) قرآن شریف کی طرف پشت کرنے کا حکم:

قرآن شریف کی طرف پشت کرنا خلاف ادب ہے۔ اگر الماری وغیرہ میں ادب واحترام سے رکھا ہوا ور پھر اس کی طرف پشت ہو جائے تو خلاف ادب نہیں۔ فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۲۱ ومثلہ فی خیر الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۶۱ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ کتب خانہ مظہری کراچی۔

(۱۸) غلطی سے قرآن کریم گر جانے کا حکم:

اگر غلطی سے کسی شخص کے ہاتھ سے قرآن کریم گر جائے تو وہ توبہ واستغفار کرے کہ غلطی ہوگئی۔ فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۲۴ کتب خانہ مظہری کراچی۔

(۱۹) بے وضو بچوں کو قرآن دینے کا حکم:

وہ نابالغ بچے جو پیشاب کرنے کے بعد پانی استعمال نہیں کرتے ان کو قرآن کریم پڑھنے کے لئے دینے کی گنجائش ہے۔ کیونکہ بچپن کا یاد کیا ہوا محفوظ رہتا ہے۔ مگر ان کو طہارت کی ہدایت کی جائے اور عادی بنایا جائے۔

ولا يكره (مس صبي لمصحف ولوح) ولا بأس كالنقش في الحجر الدرالمختار على هامش ردالمحتار بيروت ج ١ ص ١١٧)

(۲۰) قرآن شریف اگر پیروں کی سیدھ میں نہیں ہے بلکہ بلند جگہ میں ہے تو اس کی طرف پیر پھیلانے کی گنجائش ہے۔ تاہم خلاف ادب ہے۔

مدالرجلين الى جانب الصحف ان لم يكن بحذائنه لا يكره وكذا لو كان المصحف معلقا الو تد وهو قدمد الرجل الى ذلک الجانب لايكره كذافي الغرائب. فتاویٰ عالمگیری بيروت ج ٥ ص ٣٢٢)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کما کره (مدد جلیه فی نوم او غیره الیها) أی عمد الا نه اساء ة ادب قاله منلا باکیر (اولی مصحف اوشیء من الکتب الشرعیة الا أیکون علی موضع مرتفع عن المحاذاة) فلا یکره قاله الکمال . الدرالمختار بیروت ج ۱ ص ۴۴۱) ومثله فی فتاویٰ محمودیه کتب خانه کراچی مظهری کراچی)

(۲۱) قرآن کریم کو چومنے کا حکم:

برکت حاصل کرنے کے لیے چومنا آنکھوں سے لگانا جائز ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ سے منقول ہے۔

تقبیل المصحف یل بدعة لکن روی عن عمرؓ أنه کان یأخذ المصحف کل غداة ویقبله ویقول عهد ربی ومنشور ربی عزوجل وکان عثمان رضی الله عنه یقبل المصحف ویمسحه علی وجهه. الدرالمختار علی هامش ردالمختار بیروت ج ۵ ص ۲۴۶) ومثله فی فتاویٰ محمودیه ج ۱ ص ۲۶ کتب خانه مظهری کراچی .

(۲۲) بوسیدہ قرآن مجید کو جلانے کا حکم:

جو قرآن مجید پرانا اور بوسیدہ ہو جائے اور تلاوت کے قابل نہ رہے تو اس کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر قبر کھود کر لحد بنائی جائے اور اس میں دفن کر دیا جائے۔ یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔ اور اگر شق قبر کھودی جائے تو اس پر چھت بنانی بھی ضروری ہے تا کہ مٹی قرآن کے اوراق پر نہ گرے۔

المصحف اذا صار خلقا لا یقرأمنه ویخاف أ ن یضیع یجمل فی خرقة طاهرة وید فن ودفنه أولی من وضعه موضعا یخاف أ ن یقع علیه النجا سة أو نحوذلک ویلحد له لا نه لو شق ودفن یحتا ج الی اهالة التراب علیه وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوقه سقف بحیث لا یصل التراب الیه فهو حسن أیضا کذافی الغرائب. فتاویٰ عالمگیری بیروت ج ۵ ص ۳۲۳ ومثله فی فتاویٰ محمودیه ج ۱۷ ص ۱۷ کتب خانه مظهری کراچی.

اور قرآن مجید کے بوسیدہ اور پرانے اوراق کو جلانا جائز نہیں ہے۔

المصحف اذا صار خلقا وتعذرت القراء ة منه لا یحر ق بالنار أشار الشیا نی الی هذا فی السید الکبیر و به نأخذ کذا فی الذخیرة. فتاویٰ عالمگیری بیروت ج ۵ ص ۳۲۳ ومثله فی احسن الفتاویٰ ج ۸ ص ۱۳ ایچ .ایم سعید کمپنی کراچی .

......☆☆☆☆☆......

© rasailojaraid.com